صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 08 مئی 2017ء بمطابق 11 شعبان 1438 ہجری بعداز دوپہر چار بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

فَعَمِيَتۡ عَلَيۡهِمُ ٱلۡأَنۢبَآءُ يَوۡمَئِذٍ فَهُمۡ لَا يَتَسَآءَلُونَ O فَأَمَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَعَسَىٰٓ أَن يَكُونَ مِنَ ٱلۡمُفۡلِحِينَ O وَرَبُّكَ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخۡتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ ٱلۡخِيَرَةُ سُبۡحَٰنَ ٱللَّهِ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشۡرِكُونَ O وَرَبُّكَ يَعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمۡ وَمَا يُعۡلِنُونَ O وَهُوَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ ٱلۡحَمۡدُ فِي ٱلۡأُولَىٰ وَٱلۡأٓخِرَةِ وَلَهُ ٱلۡحُكۡمُ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ۔

(ترجمہ): تو وہ اس روز خبروں سے اندھے ہو جائیں گے، اور آپس میں کچھ بھی پوچھ نہ سکیں گے۔ لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے تو اُمید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں ہو۔ اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) برگزیدہ کرلیتا ہے۔ ان کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ یہ جو شرک کرتے ہیں خدا اس سے پاک و بالاتر ہے۔ اور ان کے سینے جو کچھ مخفی کرتے اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس کو جانتا ہے۔

اور وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اُسی کی تعریف ہے اور اُسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: حاجی قلندر خان لودھی 08 مئی، ملک شاد محمد، محمد علی خان، اعزاز الملک افکاری، الحاج صالح محمد خان، جمشید خان مہمند، ضیاءاللہ آفریدی۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: یہ ایک اعلان میں کرنا چاہتا ہوں۔"معزز اراکین اسمبلی! PIPSنے 15 مئی 2017 بروز پیر Pre-Budget Seminar کا انعقاد کیا ہے۔ یہ سیمینار پرانے اسمبلی ہال میں صبح دس بجے شروع ہو گا اور دو بجے تک جاری رہے گا۔ آپ سب کو اس پروگرام کی کاپی مل جائے گی۔ برائے مہربانی اس سیمینار میں شرکت یقینی بنائیں، شکریہ۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی باچا صاحب، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! تیره هفته کوم چې سیشن وو، په هغې کښې د شاه فرمان خان او د نگهت بی بی په خپل مینځ کښې چې کومه تلخ کلامی شوې وه او د څه جملو د یو بل سره تبادله شوې وه، جناب سپیکر صاحب! شکر الحمد لله زمونږ د دې صوبې خپل روایات دی، مونږ همیشه د دې صوبې مثال په هر ځائې کښې ورکوؤ، بلکه په دې ټول پاکستان کښې د دې خپل چې کوم د پښتو روایات دی، د رورولۍ روایات دی، هر ځائې کښې مثال خلق ورکوی، نو شاه فرمان خان ته دا زما یو خواست دے چې دا زمونږ Colleagues دی او یو بل سره که هغه طرفته ناست دی او که دې طرفته ناست دی، دا زمونږ یو august House دے، زمونږ رورولی ده او بیا خاص دغه کښې Female Members د دوئ احترام کول دا په مونږ باندې لازم دے او بیا جناب سپیکر! As a Minister او د منسټر سره سره د پارټۍ یو اهم رکن هم دے، پارټۍ یو اهم عهده دار

هم دے ، نو زما دا ریکویسټ دے چې څه شوي دي په هغه ورڅ باندې ، که د هر طرفنه شوي دي نو بنه نه دي شوي، نو کوم غیر پارلیمانی الفاظ چې په دې هاؤس کښې استعمال شوي دي، زما شاه فرمان خان ته دا ریکویسټ دے چې هغه خپل الفاظ واپس واخلي۔

جناب سپیکر: جی شاه فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): جناب سپیکر! جس طرح محمد علی شاہ باچا نے کہا ہے، وہ جو بھی واقعہ ہوا ہے اس کے اندر اگر میں نے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں اور کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ساتھ اپنی خواتین کی تسلی کیلئے میں تھوڑی سی Explanation دیتا ہوں کہ اگران کے دل میں یہ بات ہے کہ میں نے کوئی ایسے الفاظ کہے ہیں جو غلط Interpret ہوئے ہیں، یہ ہاؤس، اس کا ریکارڈ ہے، اس میں ہماری حکومت کی خواتین بھی فنڈز پر ناراض رہی ہیں اور اس سے پہلے تین دفعہ جو خواتین کا Protest آیا ہے، وہ پبلک ہیلتھ کے فنڈز کے حوالے سے آیا ہے۔ میں خواتین کی تسلی کیلئے یہ بات کہنا چاہتا ہوں، اگر اس سے پہلے یہ Protest تین دفعہ نہ ہوا ہوتا اور میں نے اس دن بھی یہ بات Explain کرنے کی کوشش کی کہ خواتین کے ساتھ Related اور بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، سوشل ویلفیئر ہے، ہیلتھ بھی ہے، ایجوکیشن بھی ہے، آئی ٹی ہے، تو میں نے یہ کوشش کی کہ اگر Protest آتا ہے تو پبلک ہیلتھ کے اوپر، تو میں صرف یہ Clarity دینا چاہتا ہوں On Oath کہ میں نے نیک نیتی سے اپنی Statement دی ہے اور اس سے پہلے اگر یہ واقعات نہ ہوئے ہوتے، بابک صاحب گواہ ہیں، انہوں نے کمیٹی بھی بنائی تھی اور ساری فیمیل ممبرز کو پتہ ہے، یہ چوتھی دفعہ تھی، اسلئے میں نے یہ بات کی، لیکن اس کے باوجود اگر کسی نے غلط Interpret کیا اور اس کی وجہ سے بدمزگی پیدا ہوئی تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں، اس Clarity کے ساتھ کہ میری نیت صاف ہے اور میں نے Clear mind کے ساتھ وہ بات کی تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب سپیکر۔

نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4966، سید جعفر شاہ، جعفر شاہ صاحب نہیں ہیں لہذا یہ کوئسچن لیپس ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 4930 میڈم ثوبیہ شاہد، میڈم ثوبیہ شاہد۔

* 4930 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع ایبٹ آباد میں فاسفیٹ (بلاک سی) سے غیر قانونی معدنیات نکالنے کے تدارک کیلئے محکمہ پولیس سے سپیشل سکواڈ لی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے غیر قانونی معدنیات نکالنے والے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2010 میں فاسفیٹ (بلاک سی) میں ناہید خان، مالک ایم ایس سہارا نمبر 109 کے خلاف محکمہ کی طرف سے کوئی مراسلہ یا ایف آئی آر درج ہوئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ پولیس سے لی گئی سکواڈ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز محکمہ فاسفیٹ (بلاک سی) سے غیر قانونی معدنیات نکالنے والے افراد کے خلاف اب تک کیا قانونی کارروائی کی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) درست نہیں۔

(د) محکمہ پولیس سے لی گئی سکواڈ کی تفصیل (الف) لف ہے۔ محکمہ کی طرف سے غیر قانونی معدن (کان کنی) کی نکاسی و ترسیل کرنے والوں کے خلاف ایف آئی آر کی تفصیل اسمبلی کے ویب سائٹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، سپیکر صاحب۔"آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع ایبٹ آباد میں فاسفیٹ (بلاک سی) سے غیر قانونی معدنیات نکالنے کے تدارک کیلئے محکمہ پولیس سے سپیشل سکواڈ لی ہے؟"جی ہاں"آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے غیر قانونی معدنیات نکالنے والے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی ہے؟آیا یہ درست ہے کہ سال 2010 میں فاسفیٹ (بلاک سی) میں ناہید خان، مالک ایم ایس سہارہ نمبر 109 کے خلاف محکمہ کی طرف سے کوئی مراسلہ یا ایف آئی آر درج ہوئی ہے؟اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ پولیس سے لی گئی سکواڈ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز محکمہ کے فاسفیٹ (بلاک سی) سے غیر قانونی معدنیات نکالنے والے افراد کے خلاف اب تک کیا قانونی کارروائی کی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟جناب سپیکر! اس کا جواب ملا ہے، محکمہ پولیس سے لی گئی سکواڈ کی تفصیل (الف) لف ہے، محکمے کی طرف سے غیر قانونی معدن (کان کنی) کی نکاسی و ترسیل کرنے والوں کے خلاف ایف آئی آر کی تفصیل (ب) لف ہے۔ سر! اس کا لسٹ دیا ہوا ہے، اگر میڈم مجھے اس کی تفصیل دے دیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم، میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): جناب سپیکر! لسٹ تو دی ہوئی ہے، اگر ان کے ذہن میں کوئی سپلیمنٹری کوسچن ہے تو وہ کرلیں۔

جناب سپیکر: جی میدم! لسٹ ہے آپ کے پاس؟

وزیر معدنیات: ہم نے تو ان کو بتایا ہے کہ ایف آئی آرز بھی ہوئی ہیں، مراسلے بھی موؤ ہوئے ہیں، ان کے خلاف، ویسے یہ سب احتساب کے پاس ہے، یعنی کورٹ میں ہے۔Subjudice matter ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی ایسا کوسچن ہے ان کے ذہن میں تو She is most welcome۔

جناب سپیکر: اوکے جی، سپلیمنٹری، آمنہ! سپلیمنٹری پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ڈائریکٹ ضمنی کوسچن تو بنتا ہے یا نہیں لیکن میں میڈم کی موجودگی کو غنیمت جانتے ہوئے یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ میڈم جو یہاں پر جیسے انہوں نے بتایا کہ

غیر قانونی معدنیات نکالنے کا جو سلسلہ ہے، تو میرا تعلق چونکہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد اور مانسہرہ وغیرہ سے ہے، ہزارہ سے ہے، وہاں پر یہ سارا کچھ ہو رہا ہے، میڈم! وہاں سے بہت، سر! آپ کی اجازت سے میں میڈم سے سوال یہ پوچھنا چاہوں گی کہ وہاں پر بہت سارے جو Residential areas ہیں وہ بہت متاثر ہو رہے ہیں، تو ان کیلئے Kindly کچھ-----

<u>جناب سپیکر:</u> وہ میڈم! سپلیمنٹری نہیں آتا، اس کے ساتھ سپلیمنٹری نہیں آتا، شیراز خان، سپلیمنٹری۔

<u>وزیر معدنیات:</u> جناب سپیکر! میں تھوڑا سا یہ میڈم کو تسلی دوں کہ ہم نے یہ پہلے بہت زیادہ ہی، اب ہم نے بڑے Strict action لئے ہیں، نئے قانون میں اب سزائیں مقرر کی گئی ہیں، تو مجھے بڑی خوشی ہو گی کہ میرے آنریبل ممبرز اگر کوئی ایسا پوائنٹ آؤٹ کریں کیونکہ ابھی بھی ہم نے حالیہ کچھ Crushers جو ایسے ہیں ان کو بند کروایا ہے اور ان کے خلاف ایکشنز لئے ہیں، تو میڈم کہ اگر کوئی خاص ایسا پوائنٹ ہے جہاں پر وہ دیکھ رہی ہیں تو وہ ضرور میرے نوٹس میں لائیں، ان شاءاللہ ایکشن ہو گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> شیراز خان سپلیمنٹری؟ جی جی، شیراز۔ شیراز خان۔

<u>جناب محمد شیراز:</u> جناب سپیکر میری آپ سے گزارش ہے کہ جو میڈم نے سوال اٹھایا ہے، اس سوال کا میں تقریباً ایک سال سے یہ ڈھنڈورا پیٹ رہا ہوں کہ چار سال ہونے کو ہیں کہ احتساب کمیشن، احتساب کمیشن اور انہوں نے اس احتساب کمیشن میں یہ چار سالوں میں جو صوبائی گورنمنٹ کا جو نقصان ہوا ہے، میں نے سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں، اگر منٹس نکالیں تو یہ بات میں نے پروف کے ساتھ کہی ہے کہ Illegal Mining ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود، مثال کے طور پر، Illegal Mining مثال جاوید کر رہا ہے اور پرچہ انہوں نے سلیم پر کر دیا ہے مثال کے طور پہ، اب یہ بات اس وقت پوائنٹ آؤٹ ہوئی ہے کہ جس میں کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہے کہ اگر روزانہ پچاس، ساٹھ گاڑیاں، یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ پچاس، ساٹھ گاڑیاں روزانہ Illegal Mining ہوتی ہے، سر! اس میں-----

<u>Mr. Speaker:</u> Order please, order in the House.

جناب محمد شیراز: اس میں صوبائی گورنمنٹ کو کافی Loss ہوا ہے، اس کا جو نقصان ہوا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے ان چار سالوں کا؟ اس میں ایکسائز ڈیوٹی بھی اور اسی طرح بھی اور یہاں پر ہمیشہ یہ جواب دیا گیا ہے کہ احتساب نے ان چار سالوں میں، احتساب نے ان میں کس کو پکڑا ہے، کس سے وصولی؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میڈم، جی میڈم! جی سپلیمنٹری، مفتی جانان صاحب، سپلیمنٹری۔ یہ اس کے بعد آپ جواب دے دیں، محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی۔

وزیر معدنیات: جناب سپیکر! یہ اب ایک ایسی چیز ہے جس کی Relevance میرے ساتھ نہیں ہے۔ احتساب عدالت کے پاس یہ ریفرنس موؤ ہوئی ہے اور اگر اس وقت کہیں بھی، اگر یہ ریلیف ملی ہے جو کہ کسی Impute order کے تحت، اس میں محکمہ نہیں، وہ کورٹ کے ذریعے دی گئی ہے، عدالت جو ہے ہماری، ان کی طرف سے یا تو ان کو ملا ہے Stay order لیکن محکمہ نے اپنی طرف سے مکمل، جو یہ جو کہہ رہے ہیں اس کی سیفٹی کیلئے نہ صرف وہاں پر سپیشل ٹیم لگائی ہے بلکہ پولیس وہاں پر لگائی ہے، اس کی تمام ڈبل چیکنگ ہوتی ہے، جہاں سے ترنوائی کے پاس جو چیک پوائنٹ ہے، اس کے بعد سلہٹ میں بھی، دوسری ہماری ٹیم جا کے وقتاً فوقتاً، اس وقت بھی جو کیس ہے، اگر انہوں نے کوئی Stay Order لیا ہے تو اس کو فی الفور کوشش کرتے ہیں، پھر وہ اگلی عدالت میں چلے جاتے ہیں تو یہ جو ہمارے آنریبل ممبر صاحب کا جو پوائنٹ ہے، یہ تقریر میں بڑا اچھا لگتا ہے لیکن نہ یہ آج تک پوائنٹ آؤٹ کر سکے کہ، ان کے پاس ایسی وہ ہے، سوائے اس چیز کو Exploit کرنے کے کہ وہاں پر گاڑیاں چل رہی ہیں، ہم لوگ تو اس کو وہاں پر Double verification اپنی ٹیم بھی لگائی ہے اور پھر سب سے بڑی بات اس وقت ADs جو وہاں پر منزل کے ہیں، ان سے ہم نے سرٹیفیکیٹس لئے ہیں کہ وہ Certified کر کے بتائیں گے کہ اگر کوئی ایسی الیگل مائننگ وہاں پر آجاتی ہے تو He and his team will be directly responsible. ہر ایک نے اپنا سرٹیفیکیٹ دیا ہوا ہے۔ باوجود اس کے میں خود یا میری ٹیم یا ہم نے ایک ویجیلنس کمیٹی بنائی ہے، وہ جا کے وقتاً فوقتاً جہاں پر کوئی شکایت موصول ہو، تو اگر ممبر صاحب کے پاس کوئی وہ ہے اور ان کی تسلی نہیں ہو رہی ہے تو میں ان کے ساتھ جاؤں گی اور یہ آ کے مجھے بتائیں وہ ٹرک گنوا

دیں اور مجھے بتائیں کہ یہ یہاں پر الیگل یہ ہو رہی ہے اور پھر سب سے بڑی بات کہ ابھی ہم نے، جب انہوں نے Last کورٹ سے لیا تھا، سیشن کورٹ سے، تو ابھی 25/11/2016 کو ہم نے وہ Stay خارج کروایا ہے، اب وہ اوپر چلے گئے ہیں Writ کیلئے، تو یہ تو عدالتی معاملہ ہے، میرے اختیار میں نہیں ہے، احتساب کا ریفرنس ہے، اب آپ کو بھی پتہ ہے ان کو بھی پتہ ہے، کہ Basically merit of the case وہ علیحدہ ہوتا ہے، لیکن اس وقت Constitution، اب احتساب جو کمیشن ہے، اس کی وجہ سے بہت سے Matters چل رہے ہیں، But reference has been moved اور اس وقت جب ریفرنس آئے گا، جب رزلٹ آئے گا تو سب کے سامنے آجائے گا، جو بھی Culprit ہو گا وہ پوائنٹ آؤٹ ہو گا۔

جناب سپیکر: مفتی جانان، سپلیمنٹری پلیز، مفتی جانان۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، زما به دا درخواست وی، میډم چې کوم تقریر اوکړو، دې سره زما اختلاف دے، معدنیاتو زما درې څلور سوالونه تلی دی سټینډنګ کمیټئ ته، دا تقریباً دا حکومت په ختمیدو باندې دے، څو ځایونه دغې محکمې مونږ ته داسې اوښودل چې دا مائنونه د زمرد بند دی او دغه د دغه وخت نه بند دی، تقریباً څلور کاله ئے اوشول، څلورو کالو پورې مونږ دیکښې کامیاب نشو چې دا ولې بند دی؟ دا ایف آئی آرز کټ شوی دی، دغو ایف آئی ارز کښې څه عمل درآمد شوے دے، هیڅ عملدرآمد نه دے شوے، که شوے وی نو مونږ ته د میډم اووائی چې دومره خلق مو پکښې ګرفتار کړی دی۔ دا مافیا ده، دا دغې صوبې په وسائلو باندې قبضه کول غواړی، دا سوات کښې دی او دا ایبټ آباد کښې دی، دا دغو ځایونو کښې دی خو دغې سره سپیکر صاحب! مونږ ملاؤ یو، مونږ خلق، که چې کوم خلق ناست دی، یو د ضیاء الله خان شامت راغلے وو، هغه عاجز ورکښې لاړلو ګنی نور دغې سره دا خلق ملاؤ دی چې څوک په دغه کرسئی باندې ناست دی، ذمه دار خلق دی، هغه دغې سره ملاؤ دی او زه دا وایم چې دا محکمه بالکل خپل کار نه کوی، میډم د په دې باندې خفا کیږی نه۔

جناب سپیکر: جی میڈم، ایک منٹ، میڈم اس کے بعد آپ کو دے دیتے ہیں، جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں سپیکر صاحب! صرف یہ بات کلیئر کروانا چاہتا ہوں، منسٹر صاحبہ سے، اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ ہزارہ ڈویژن میں جو معدنیات کا الیگل نقل وحمل ایک عرصے سے جاری تھا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، منسٹر صاحبہ کے چارج سنبھالنے کے بعد انہوں نے اس کے اوپر بہت کام کیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر کوئی کنٹرول ہوا ہے آپ کے دور میں؟ یا پہلے سے الیگل مائننگ نہیں ہو رہی تھی، اگر ہو رہی تھی تو آپ نے کس حد تک اس کے اوپر کنٹرول کیا ہے اور دوسرا محکمہ پولیس آپ کے محکمے کے ساتھ کتنا تعاون کر رہا ہے، کیا آپ کے مراسلے کے اوپر وہ ایکشن لیتے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ کا تو نیا کوئسچن ہے، فریش کوئسچن ہے، چلو انہوں نے تو فریش کوئسچن کر دیا۔ میڈم۔

وزیر معدنیات: خیر ہے جناب سپیکر! میں نلوٹھا صاحب، بہت میرے لئے معتبر ہیں اور یہی مفتی جانان صاحب، حالانکہ ان کا بالکل فریش کوئسچن بنتا ہے، انہوں نے Precious جو منرل ہیں، قیمتی معدنیات، سوات کے اس حوالے سے سوال کیا ہے، میں ان کو یہ بتاؤں، وہ بند نہیں پڑی، وہ لیز پر ہے اور گزشتہ دور میں اس کو دس سالوں کیلئے لیز پر دیا گیا تھا اور وہ اپنا باقاعدہ اماؤنٹ جمع کر رہا ہے، اسلئے یہ ان کی تھوڑی سی میں غلط فہمی دور کر رہی ہوں کہ وہ جو قیمتی معدنیات ہیں، ان کی لیز، سوات والی، وہ بند پڑی ہے، قطعاً نہیں، وہ دے رہے ہیں، جو بھی اس وقت لیز ہولڈر ہے اس کے پاس وہ موجود ہے۔ جہاں تک دوسری شموزئی والی ہے، وہ بھی ہم نے 'ری اوپن' کی ہوئی ہے، وہ ان شاء اللہ آکشن ہو گی، تو وہ بھی یقین آئے گا، وہ ہو گا، جب لائسنسز یا لیز ز دے رہے ہیں، اس کے بعد آکشن ایریاز بھی کر رہے ہیں، جہاں تک تعاون ہے پولیس کا، جو ہمارے نلوٹھا صاحب نے سوال کیا، تو پولیس بے انتہا تعاون کر رہی ہے، اس وقت جہاں پر بھی ہمیں ضرورت پڑتی ہے، ہمارے پاس چونکہ ابھی بھی منرل سکواڈ کم ہے تو پولیس کو ایک اوپر سے بھی، آئی جی پولیس کے آفس سے بھی، سٹینڈنگ آرڈرز ہیں اور ڈی آئی جیز کو بھی یہ بتایا گیا ہے اور ڈی پی اوز کو بھی، تو جہاں پر یہ مسائل ہوں تو فی الفور وہ چیز جاتی ہے۔ دیکھیں ماضی میں جو یہ ظلم تھا کہ ضابطہ یعنی رولز کے اوپر سزائیں مقرر تھیں، ہمارے جو رولز ہیں، اس کے اوپر کہیں قانون نہیں تھا تو جس وقت وہ مراسلہ پیش کرتا تھا ہمارا منرل گارڈ، تو وہ جا کے سب سے پہلے ادھر تھانہ ہی یہی کہتا تھا کہ کوئی ضابطہ

کوئی دفعہ بتاؤ، قانون بتاؤ، پہلی دفعہ اس وقت جو منرل سیکٹر گورننس ایکٹ آیا ہے، اس میں نہ صرف شیڈول آیا ہے بلکہ اس کے اوپر سزائیں ہیں اور ان شاءاللہ وہ ایف آئی آرز ہم نے درج کی ہیں اور وہ ایف آئی آرز جو ہیں، وہ جہاں پر بھی ہمیں کوئی شکایت ہوتی ہے، اس قانون کے مطابق وہ چیز ہے، صرف محکمے کی جو تھوڑی سی، مفتی صاحب تو خود بہت تجربہ کار ایک قانون ساز ہیں اور وہ انہوں نے یہاں پر قانون بنائے ہیں، بجٹ پاس کیا ہے، محکمے کو 940 ملین کا ریونیو پچھلے سال ملا اور اس سے پچھلے سال اس سے بھی کم اور انتہائی مشکلات سے، بند سسٹم، جو کہ میرے Predecessor، جو آج چھٹی پر ہیں، ورنہ ان کی موجودگی میں بات ہوتی، ان کی موجودگی میں بھی یہ نہیں، ہم بہت مشکل سے تھے، آج شکر ہے الحمدللہ اس موجودہ حکومت نے ہمیں دو ارب چوبیس کروڑ کا ٹارگٹ دیا ہے، حالانکہ ابھی وہ پورا سیکٹر جو ہے وہ نہیں، پورے طریقے سے جو نئی لیزز جو ہیں، وہ بھی ابھی نہیں دی گئیں اور شکر الحمدللہ، ابھی دو مہینے باقی ہیں اس کے اور ہم نے تقریباً ایک ارب چہتر کروڑ روپے کا ریونیو حاصل کر لیا ہے۔ یہ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دے رہی ہوں کہ یہ محکمہ بند ہونا چاہیئے، میرے لئے تو بڑی آسانی ہو جائیگی لیکن ایسا ہے کہ یہ محکمے کو ان شاءاللہ فعال بنانے میں آپ لوگوں نے کردار ادا کرنا ہے، ابھی ہم پہلی دفعہ مائننگ منرلز کا بہت شفاف انداز میں نیلامیاں شروع کر رہے ہیں اور جتنی بھی Interested پارٹیاں ہیں، وہ ساری اس وقت ان شاءاللہ اس میں شرکت کریں گی اور میری کوشش ہے کہ ان کو رجسٹرڈ کر کے، ان کے تمام Credentials کو آن ریکارڈ لا کے ہم اس میں شرکت کریں تاکہ ہمیں پتہ ہو کہ وہ پارٹیاں کل جائیں گی نہیں، یا پھر وہ کسی سیاسی طریقے سے جو ان کے طریقہ کار ہیں، تو ہم تو اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں لیکن میرے تو ہاتھ پاؤں، میرے تو جو بازو ہیں، وہ آپ لوگ ہیں، میں تو آپ کی Strength کے اوپر یہ سارا سسٹم چلا رہی ہوں، آپ کی سپورٹ ہوئی تو ان شاءاللہ اس کو اور بھی فعال بنائیں گے اور اس نئے قانون کو مکمل طور پر عملدرآمد کرینگے۔

جناب سپیکر: میڈم ثوبیہ، میرے خیال میں آگے جاتے ہیں، جی۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! دغه سوال د تفصیلی بحث د پاره منظور کړے شی، دا د تفصیلی بحث د پاره منظور کړے شی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بس ابھی تو اس کی Detailed discussion کیلئے انہوں نوٹس دے دیا ہے اور اس کو ہم اس میں ڈالیں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں Satisfied ہوں، ٹھیک ہے، اوکے۔

جناب سپیکر: اوکے، ٹھیک ہے، جی Next، سوال نمبر 4922، بخت بیدار صاحب، Not present It lapses.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4966 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر محنت و افرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں کثیر تعداد میں بچے چائلڈ لیبر کے طور پر مختلف پرائیویٹ اداروں میں مشقت کر رہے ہیں اور تعلیم کے بنیادی حق سے بھی محروم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں اس وقت کتنے بچے/بچیاں چائلڈ لیبر کے طور پر کام کر رہے ہیں، نیز حکومت نے ان بچوں کی تعلیم اور چائلڈ لیبر کی حوصلہ شکنی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر محنت و افرادی قوت): (الف) ہاں، بدقسمتی سے یہ بات درست ہے کہ بہت سے بچے مختلف اداروں میں کام میں مصروف نظر آتے ہیں مگر یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ یہ تمام بچے چائلڈ لیبر کے زمرے میں نہیں آتے کیونکہ بعض بچے صلاحیت کی بڑھوتری اور سیکھنے کیلئے کچھ کام کرتے ہیں۔

(ب) چائلڈ لیبر کے حوالے سے ملک میں پہلا اور واحد سروے 1996 میں کیا گیا جس کی رو سے موجودہ خیبر پختونخوا میں 1.058 ملین بچے معاشی طور پر فعال گردانے گئے۔ موجودہ حکومت نے تازہ اعداد و شمار کیلئے صوبے میں سروے کیلئے رقم مختص کی ہے اور مردم شماری کے فوراً بعد چائلڈ لیبر سروے پر کام جاری کیا جائے گا، جس کی تکمیل 2017 کے آخر تک متوقع ہے۔ جہاں تک بچوں کی تعلیم اور چائلڈ لیبر کی حوصلہ شکنی کا تعلق ہے، موجودہ حکومت نے چائلڈ لیبر کے حوالے سے خیبر پختونخوا قانون برائے ممانعت نوعمری کی مشقت مجریہ 2015ء کا نفاذ

کیا جس میں قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کیلئے سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ مزید برآں نظامت محنت میں علیحدہ سے نوعمری کی مشقت کے حوالے سے ایک دفتر کھولا گیا ہے جو صرف اس مسئلے کی نگرانی کر رہا ہے۔

چائلڈ لیبر کے حوالے سے ایک صوبائی پالیسی کی بناوٹ پر بھی کام ہو رہا ہے جو ان تمام جہتوں کا احاطہ کرے گی جو مجوزہ سروے میں سامنے آئیں گی اور چائلڈ لیبر کے خاتمے کیلئے ایک مربوط نظام فراہم کرے گی۔

بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں آئینی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے موجودہ حکومت نے صوبے میں لازمی تعلیم کے سلسلے میں صوبائی اسمبلی میں خیبر پختونخوا مفت ابتدائی اور ثانوی تعلیم کا بل 2017ء بھی پیش کیا ہوا ہے اور امید ہے کہ اس قانون کے اجراء سے بتدریج تمام بچے سکول جانے لگیں گے۔

انتظامی مد میں سکولوں کے قیام کے ساتھ ساتھ موجودہ سکولوں کی حالت کی بہتری پر بھی تندہی سے کام جاری ہے اور ان شاءاللہ ان اقدامات و انتظامات کا بچوں کی حالت کی بہتری پر مثبت نتائج مرتب ہوں گے۔

4922 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ SIDB کے زیر انتظام مختلف کارخانے کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) SIDB کے زیر انتظام صوبہ بھر میں کن کن مقامات پر کارخانے موجود ہیں؟

(ii) مذکورہ کارخانوں میں فنکشنل اور نان فنکشنل کارخانوں کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(iii، مذکورہ کارخانوں میں ناکارہ مشینری کی تفصیل / وجوہات بتائی جائیں۔

(iv) حکومت نے ان کارخانوں کو فعال بنانے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم خان (وزیر برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، سمال انڈسٹریز ڈیولپمنٹ بورڈ SIDB نے صوبے میں ہنر مند افرادی قوت پیدا کرنے، ان کی استعداد کار بڑھانے اور منافع بخش بنانے کیلئے صوبے کے مختلف مقامات پر تربیتی مراکز ٹریننگ سنٹرز قائم کئے ہیں۔ جن میں سے بعض تربیت دینے کے ساتھ ساتھ

پیداواری کام بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ان میں فرنیچر سازی کے تربیتی مراکز قابل ذکر ہیں۔ جو تربیتی ذمہ داریاں نبھانے کے علاوہ فرنیچر سازی کے عمل میں بھی مصروف ہیں۔

(ب) SIDB کے زیر انتظام تربیتی مراکز/کارخانے پشاور، کرک، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، ہری پور، مانسہرہ، بٹ خیلہ، تیمر گرہ، مردان اور چترال موجود ہیں۔

(ii)چالو کارخانے:

فرنیچر سازی کے کارخانے، یہ کارخانے/مراکز جو کہ پاک جرمن کے نام سے مشہور ہیں، پشاور، کرک، ڈیرہ اسماعیل خان، ہری پور، مانسہرہ، بٹ خیلہ، تیمر گرہ، اور چترال میں قائم کئے گئے ہیں، جو کہ تمام حکومتی محکموں اور اداروں کو اعلیٰ کوالٹی فرنیچر فراہم کرتے ہیں اور مقامی آبادی کے خواہش مند لوگوں کو فرنیچر سازی کی تربیت کے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ان مراکز میں دو سالہ سرٹیفکیٹ اور 3-2/1 سالہ ڈپلومہ کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔

قالین بافی کے مراکز:

قالین بافی کا ایک مرکز طورو مردان میں قائم ہے۔ جو قالین بافی کی مد میں تربیت دینے کے ساتھ ساتھ چھوٹی سطح پر قالین سازی میں بھی مصروف عمل ہیں۔

لکڑی کے ہینڈی کرافٹس سنٹرز:

یہ مرکز جرید کاغان میں قائم کیا گیا ہے۔ جرید کا سنٹر خالصتاً پیداواری مقصد کیلئے ہے۔ جہاں لکڑی کے ہینڈی کرافٹس بنائے جاتے ہیں۔

بند کارخانے:

سرامکس ڈیویلپمنٹ سنٹر اکوڑہ خٹک:

صوبہ میں سرامکس ٹیکنالوجی متعارف کرانے کی اشد ضرورت کی بناء پر سرامکس ڈیویلپمنٹ سنٹر اکوڑہ سنٹر کی 1983-84 میں منظور ہوا۔بنیادی طور پر یہ سنٹر صوبہ بھر میں پیداواری افرادی قوت کا تربیتی مرکز بنایا گیا۔تاہم

ہنر مند ٹیکنکل سٹاف بالخصوص پراجیکٹ ڈائریکٹر کی عدم دستیابی، سوئی گیس بجلی کی فراہمی میں تاخیر اور جاپانی ماہرین کی پاکستان مین آمد میں تاخیر کی وجہ سے مشینری لگانے میں دیر ہوئی اور پراجیکٹ نے 1993 میں کام شروع کیا۔افرادی قوت کی تربیت پر خصوصی توجہ دی گئی۔اس دوران 120 لڑکوں کو تربیت دی گئی اور بعد میں مالی بحران کی وجہ سے اس کو بند کیا گیا۔2014 میں صوبائی حکومت نے سنٹر کو پرائیوٹائز کرنے کے احکامات جاری کئے۔تاہم کچھ قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے سنٹر پرائیوٹائز نہیں ہو سکا۔ایس آئی ڈی بی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے حال ہی میں اپنی اجلاس مورخہ 4 جنوری 2017 میں فیصلہ کیا ہے کہ سنٹر ہذا کو لیز پر دینے کیلئے مشتہر کیا جائے تاکہ ایک طرف اس میں سرامکس کے برتن بنانے کا کام شروع ہو جائے جس سے علاقے کے لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر آجائیں اور دوسری طرف یہ ایس آئی ڈی بی کیلئے آمدن کا ذریعہ بن جائے۔سنٹر میں ٹریننگ کا بھی انتظام ہو گا۔بورڈ کے درج بالا فیصلہ پر کام کا آغاز کیا جارہا ہے۔

ٹیکسٹائل ٹریننگ سنٹر ارمڑ پایاں پشاور

ٹیکسٹائل ٹریننگ سنٹر ارمڑ پایاں پشاور 1960 میں مغربی پاکستان سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی زیر انتظام قائم ہوا اور 1972 میں ایس آئی ڈی بی کو منتقل ہوا۔سنٹر میں ٹیکسٹائل کے شعبہ میں افرادی قوت کی تربیت کی گئی 650 افراد نے ٹیکسٹائل کی صنعت میں تربیت حاصل کی۔سنٹر کے تربیتی مقاصد کی تکمیل اور تربیتی پروگرام کو علاقہ کے لوگوں کی تربیتی پروگرام میں عدم دلچسپی کے باعث سنٹر کو 2001 میں بند کر دیا گیا۔مشینری میں ہینڈ لومز پاور لومز تولیہ بنانے کی مشینیں اور متفرق اوزار موجود ہیں۔جو زیادہ تر معمولی مرمت کے بعد استعمال کے قابل ہوں گے۔

گا باٹریننگ سنٹر گڑھی حبیب اللہ:

یہ سنٹر مغربی پاکستان سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے قائم کیا تھا۔جو کہ 1972 میں ایس آئی ڈی بی کو منتقل ہوا۔کافی حد تک تربیتی پروگرام جاری رہنے کے باعث سنٹر علاقہ میں اپنے مقاصد کامیابی سے پورے کر رہا تھا۔کہ 2005 میں زلزلے کی وجہ سے سنٹر کی عمارت تباہ ہوئی، جس کے بعد سے سنٹر بند ہے۔اس تربیتی مرکز میں کوئی

مشینری استعمال نہیں ہوتی۔ جبکہ پرانے گا با تربیتی فریمز موجود ہیں۔ مذکورہ کارخانوں میں کوئی ناکارہ مشینری نہیں ہے۔

مورخہ 4 جنوری 2017 کے ایس آئی ڈی بی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایس آئی ڈی بی مینجمنٹ ایک کمیٹی بنائے جو تمام بند سنٹروں کا تفصیلی جائزہ لے اور بورڈ کیلئے سفارشات مرتب کرے کہ ان میں کون سے سنٹرز دوبارہ فعال بنائے جا سکتے ہیں اور کون سے لیز یا کرایہ پر دیئے جا سکتے ہیں تا کہ ان بند سنٹروں کی عمارات اور مشینری سے استفادہ کیا جا سکے۔ بورڈ کے فیصلے پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ بورڈ کے فیصلے مورخہ 4 جنوری 2017 کے مطابق سرامکس ڈیویلپمنٹ سنٹر اکوڑہ خٹک کو پرائیویٹ پارٹی کے ذریعے فعال کیا جائے گا۔ جس سے مقامی آبادی کو روزگار کے مواقع ملیں گے اور نوجوانوں کو اس ٹریڈ میں تربیت کے مواقع بھی ملیں گے۔ مزید برآں معزز رکن صوبائی اسمبلی جناب بخت بیدار صاحب جب وزیر صنعت تھے تو ان کی ہدایت کے مطابق مختلف سنٹروں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کی غرض سے نئی مشینری لگائی گئی ہے۔ جن میں پاک جرمن ووڈ ورکنگ سنٹر پشاور، ووڈ ورکنگ سنٹر ڈیرہ اسماعیل خان، تیمر گرہ اور جرید شامل ہیں۔ ان سنٹروں کی نئی جدید مشینری جنریٹر اور سامان کی ترسیل کیلئے گاڑیاں مہیا کی جا چکی ہیں۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، آئٹم نمبر 5، مسٹر فضل غفور ایم پی اے، پریولج موشن۔

مسئلہ استحقاق

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر! میں ایک پریولج موشن لانا چاہتا ہوں، میں نے ایک دوست کو ضروری کام کے بابت ڈی ایچ او بونیر، شیر محمد صاحب کے ہاں اپنا لیٹر دے کر بھجوایا جس پر ڈی ایچ او صاحب نے طیش میں آ کر میرے خط کو واپس میرے دوست کے منہ پر پھینک کر کہا کہ ایم پی اے کون ہوتا ہے جو مجھے ڈکٹیشن دیتا ہے؟ جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب سپیکر! زما گزارش دے، مونږ آنریبل هیلتھ منسټر صاحب ته----

جناب سپیکر: شہرام خان!

مولانا مفتي فضل غفور: يو گزارش ورسره کوم جي، چې دا چونکه محکمه صحت دے ، محکمه مرض نه دے ، محکمه صحت دے ، دلته به مونږ داسې افسران لیږو چې هغه پخپله باندې د علاج قابل نه وی بلکه هغه نورو خلقو د پاره د علاج سهولیات ورکوی، زه د چا په Individual life کښې نه ځم، زما د بونیر منسټر صاحب حبیب الرحمان خان هم ناست دے او سردار حسین بابک صاحب هم ناست دے ، تاسو په هغې باندې د هغوی نه هم کمټس اخستې شئ خو بهر حال زما به ریکویسټ دا وی چې دا تاسو استحقاق کمیټۍ ته اولیږئ او د دې ټهیک ټهاک تاسو تحقیقات اوکړئ چې ولې Misbehavior کیږی، یواځې زما سره نه، دا څومره چې ایم پی ایز دی هلته، هغوی د ټولو سره کیږی او که تاسو کمټس په هغې باندې غوښتل غواړئ نو بابک صاحب او منسټر صاحب په دې باندې تاسو ته کمټس هم درکولې شی۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: جی، شہرام خان پلیز۔ شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینئیر وزیر (صحت)}: بالکل جی، شکریه، زما د پاره او د هر سړی عزت ډیر قیمتی دے ،ایم پی ایز زما Colleagues دی، مولانا صاحب زمونږ Colleague دے ، د دې هاؤس یو مینډیټ دے ورسره، دا شان نور ایم پی اے ګان دی، مونږ ئے قدر کوؤ، عزت کوؤ او هیچا ته دا اختیار حاصل نه دے ، که هر څوک دے چې د بل سړی عزت کښې کمے راولی نو دیکښې زه دوئ سره اتفاق کوم، بهرحال چونکه زه ډی ایچ او ډیفنډ کوم نه، خو سټوری پته نشته چې سټوری Actually څه ده، Normally, at times خلق راشی، خبره اوکړی، کار ئے اونشی، واپس ایم پی اے ، ایم این اے ته لاړ شی او هغه ته اووائی چې یره زه خو تلے وومه خو هغه زما هغه کار اونکړو او خط ئے اوشلولو، ډسټبن ته ئے اوویشتو او هغه وئیل چې نه ایم پی اے منم او نه منسټر منم او په مینځ کښې چې بیا تپوس اوشی نو قیصه څه بل څه وی۔ زه دا نه وایم چې د دوئ خبره غلطه ده، Generally کوم چې، ما په دې خپل لړ ټائم کښې کتلی دی، لس دولس کښې چې یره Mostly هسې قیصه کیږی، At time

ټهیک هم وی خو بهرحال دوئ چې ځنګه وائی، د دوئ عزت زمونږ د ټولو عزت دے او ډی ایچ او له هم یو موقع پکار ده چې هغه اووائی چې آیا دیکښې صداقت شته که نشته؟ I hope چې هغه دا کار کړے نه وی ځکه چې دا اختیار هیچا ته نشته، مونږ پخپله د ایم پی ګانو، Being a Minister مونږ د ټولو ډیر زیات قدر او عزت کوؤ، ایم پی اے صاحب چې ځنګه وائی، I hope چې ډی ایچ او دا کار نه دے کړے۔

جناب سپیکر: شہرام خان! اسمبلئ ته به ئے رااوغواړو، هغې کښې به هغه خپل پوزیشن Explain کړی کنه۔

سینیئر وزیر(صحت): ټهیک ده جی۔

جناب سپیکر: دا راکړه ما ته، کمیټئ ته به ئے اولیږو کنه۔

Is it the desire of the House that privilege motion No 127 moved by the honourable Member, may be referred to the committee concerned. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned.

ایک منٹ جی، ایک منٹ، میں ایجنڈے کی طرف، آئٹم نمبر 7، کال اٹینشن نوٹس، مسٹر فخر اعظم وزیر، مسٹر جعفر شاہ، مسٹر سردار حسین بابک، اچھا پہلے ایک ہے، پھر اس کے بعد آپ کا دوسرا ہے۔ پہلے فخر اعظم وزیر صاحب، پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: ہم وزیر برائے محکمہ ماحولیات کی توجہ ایک اہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، پاپولیشن کے بارے میں جو آپ کا ہے۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: اچھا، میں وزیر محکمہ برائے آبادی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Attention please. Please, Shahram Khan, please.

توجہ دلاؤنوٹس

جناب فخر اعظم وزیر: کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ بہبود آبادی 1997 سے 2007 تک میل موبلائزر گریجویشن کی تعلیمی قابلیت پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے تھے اور یہ پراجیکٹ وفاقی حکومت نے ECNEC کی منظوری سے شروع کیا تھا اور اٹھارہویں ترمیم کے تحت وفاقی حکومت نے محکمہ بہبود آبادی اور ملازمین سمیت صوبائی حکومت کو حوالے کیا جس سے اگلے این ایف سی ایوارڈ کے اجراء تک ان ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ کی ساری ذمہ داری تاحال وفاقی حکومت برداشت کر رہی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ سیکرٹری وڈائریکٹر جنرل بہبود آبادی خیبر پختونخوا نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے صوبائی حکومت کو اندھیرے میں رکھ کر تقریباً 480 میل موبلائزر اور 560 اے ڈی پی پراجیکٹ ملازمین، جن میں خواتین اور مرد شامل ہیں، کو بیک وقت 30 جون 2014 کو ملازمت سے برخاست کر دیا تھا جب کہ بعد ازاں سپریم کورٹ نے محکمہ بہبود آبادی کے اے ڈی پی پراجیکٹ ملازمین کو جملہ مراعات کے ساتھ بحال کیا ہے اور اس طرح لاہور ہائی کورٹ، سندھ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے حکم پر پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے تمام میل موبلائزر کو گریڈ ایک میں باقاعدہ ریگولر کر دیا ہے، جبکہ خیبر پختونخوا کے محکمہ بہبود آبادی کے میل موبلائزر جس میں انیس سال تک ملازمت کرنے والے پچاس سال کی عمر کے ملازمین کو بغیر کسی وجہ بے روزگار کر کے معاشی مشکلات سے دوچار کر دیا ہے جو کہ نہایت غیر انسانی اور غیر قانونی اقدام ہے، حالانکہ حکومت کا کام لوگوں کو روزگار دینا اور ان کے معیار زندگی کو بہتر کرنا ہوتا ہے نہ کہ ان سے رزق چھین کر بے روزگار کرنا جو کہ تمام میل موبلائزر ملازمین کو وفاقی حکومت نے گریڈ پانچ اور پنجاب، سندھ اور بلوچستان آزاد کشمیر گلگت بلتستان بشمول فاٹا کے گریڈ ایک میں باقاعدہ ریگولر کر دیا ہے جو اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں حالانکہ صوبائی وزیر خزانہ نے مالی سال 16-2015 کی بجٹ تقریر میں میل موبلائزر نظام کو بحال کرنے اور ان کی تعداد میں اضافہ کرنے کا اعلان کیا تھا، لہذا التماس ہے کہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر 480 ملازمین اور ان کے خاندان کی مالی مشکلات کے پیش نظر ان کی دوبارہ بحالی کیلئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔

Mr. Speaker: Minister concerned. Who will respond? Minister law, law minister please, Ji law minister please.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! آنریبل ممبر کا کال اٹینشن نوٹس، میں نے جو ابھی دیکھا اور ڈیپارٹمنٹ کی Reply دیکھی تو اس میں ایک قانونی Hitch ہے، قانونی Hitch ہے۔ یہ Already یہ Matter جو ہے تو Subjudice ہے Before Peshawar High Court جس میں Coming 22nd June 2017 کو date of hearing ہے تو میرے خیال میں اس صورت میں جبکہ یہ Already pending ہے-----

جناب سپیکر: مطلب یہ Subjudice ہے، یہ Subjudice ہے تو اسلئے اس کو ہم نہیں کر سکتے۔

جناب فخر اعظم وزیر: کیا؟

جناب سپیکر: Subjudice ہے وہ، اس نے کہا کہ 22 تاریخ کو اس پر ہائی کورٹ میں وہ ہے اور یہ Matter subjudice ہے۔ مسٹر سید جعفر شاہ، فخر اعظم وزیر اینڈ مسٹر سردار حسین بابک، جی سردار حسین صاحب! یہ کال اٹینشن ہے آپ کا، اس میں ہے جعفر شاہ صاحب، فخر اعظم وزیر صاحب اور سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ ہم وزیر برائے محکمہ ماحولیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں وہ یہ کہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت بعض محکموں کے اختیارات کو مرکز سے صوبائی حکومتوں کو-----

جناب سپیکر: دیکھیں، ہوگا جی، دیکھیں فخر اعظم صاحب، لاء منسٹر نے اسمبلی کے فلور پر کہا ہے، یہ کافی ہے اس بات کیلئے، وہ اسمبلی کے فلور پر اس پر بات نہیں کر سکتا، اس نے کہا کہ یہ Subjudice ہے تو اس کا مطلب ہے، جی سردار حسین صاحب! پلیز۔

جناب سردار حسین: تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: اور اس نے آپ کو بتایا کہ 22 جون کو اس میں Date بھی فکس ہے۔

جناب سردار حسین: اٹھارہویں ترمیم کے تحت بعض محکموں کے اختیارات مرکز سے صوبائی حکومتوں کو تفویض کئے گئے ہیں، ان میں ایک پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ بھی ہے جو کہ محکمہ ماحولیات خیبر پختونخوا کے ماتحت کیا گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا نے 2015 میں بل پاس کیا تھا جس کے تحت محکمہ ہذا کو صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں لایا گیا، مذکورہ ایکٹ کی کاپی منسلک ہے لیکن صوبائی حکومت نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، یہ مہربانی ہوگی تاکہ جو معزز رکن بات کر رہا ہے، دوسرے اس کو سن بھی لیں اور سمجھ بھی لیں۔ پلیز آپ جو ہے ناں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: لیکن صوبائی حکومت نے ابھی تک اس کا نوٹیفیکیشن جاری نہیں کیا جس کی وجہ سے پی ایف آئی کے ملازمین صوبائی حکومت کے مراعات سے محروم ہیں۔ پی ایف آئی کے ملازمین جن میں جونیئر کلرک، بی پی ایس 7، سینیئر کلرک، بی پی ایس 9، اسسٹنٹ، بی پی ایس 14، سپرنٹنڈنٹ پے سکیل 16 اور کلاس فور بھی شامل ہیں جبکہ اس کے برعکس محکمہ ماحولیات نے مذکورہ ملازمین یعنی جونیئر کلرک، سینیئر کلرک، اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ کو بالترتیب بی پی ایس 11، بی پی ایس 14، بی پی ایس 16 اور 17 دیا ہے اور کلاس فور ملازمین کو Two step ترقی دی گئی ہے لیکن باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری نہ ہونے کی وجہ سے پی ایف آئی کے ملازمین مذکورہ بالا ترقیوں سے محروم ہیں، لہٰذا مذکورہ بالا ایکٹ کی روشنی میں باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کرکے پی ایف آئی کے ملازمین کے ساتھ زیادتی کا ازالہ کیا جائے۔ سپیکر صاحب! ریکویسٹ کریں گے منسٹر صاحب سے کہ جو میرے خیال میں جواب دیں گے، جس طرح Devolution کے ذریعے پورا ڈیپارٹمنٹ Devolved ہو چکا ہے، ملازمین کے بھی جو مسائل ہیں، مہربانی ہوگی اگر منسٹر صاحب اپنا جواب بھی وہ دے دیں اور Expedite بھی کر دیں تو۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر پلیز، لاء منسٹر۔

جناب وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! صوبائی حکومت خیبر پختونخوا نے 2015 کے بل پاس ہونے کے بعد محکمہ ماحولیات نے سٹینڈنگ سروس رولز کمیٹی کا اجلاس بلوایا جس میں پی ایف آئی کے سروس رولز کی منظوری

دے دی ہے۔ قواعد کے مطابق اب یہ سروس رولز صوبائی پبلک سروس کمیشن کی منظوری کیلئے بھیج دیئے گئے ہیں۔ پی ایف آئی کے ملازمین کی Provincialization کیلئے ایک خلاصہ وزیر اعلیٰ کی منظوری کیلئے محکمہ ماحولیات نے ارسال کیا تھا جو کہ محکمہ قانون اور محکمہ قیام و عملہ کی قانونی رائے کی روشنی میں واپس کر کے متعلقہ معاملہ متعلقہ کمیٹی کے سامنے رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ان ہدایات کی روشنی میں محکمہ ہذا کے قرطاس کار محکمہ قیام و عملہ کو متعلقہ کمیٹی کیلئے بھیجا گیا ہے۔ متعلقہ کمیٹی کا اجلاس 10-04-2017 کو منعقد ہوا اور علاوہ ازیں ملازمین یعنی جونیئر کلرک اور سینیئر کلرک کی اپ گریڈیشن کا کیس بھی محکمہ خزانہ کو بھیج دیا گیا ہے جس کی منظوری کا انتظار ہے، جبکہ ایس ایس آر سی نے اپنے اجلاس منعقدہ 13-03-2017 میں اسسٹنٹ کو گریڈ چودہ سے گریڈ سولہ اور سپرنٹنڈنٹ کو سولہ سے سترہ دینے کی منظوری دے دی ہے تو وہ Further process میں ہے، ان شاءاللہ یہ ان کا معاملہ بہت جلد ان شاءاللہ حل ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Item No. 8: Minister for Law, Minister for Law.
اچھا یہ آپ کا ہے، کریم خان پلیز، عبدالکریم۔

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کیا جانا

خیبر پختونخوا کنزیومر پروٹیکشن مجریہ 2017

Mr. Abdul Karim (Special Assistant for Industries): Thank you, Sir. On behalf of Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Consumer Protection (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سوسائیٹیز رجسٹریشن مجریہ 2017 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9, Minister for Law.

Special Assistant for Industries: Sir! On behalf of Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Societies Registration (Amendment) Bill, 2017 may taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Societies Registration (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: Mufti Fazal Ghafoor!

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! د دې امنډمنټ د Concerned کولو نه مخکښې مخکښې زما به تجويز دا وی که Read out Minister Sahib زمونږ سره Agree کوی او دا دغه مونږ سلیکټ کمیټۍ ته وراولیږو نو هلته به لږ ښه تجاویز د دې باره کښې راشی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): سپیکر صاحب! دا ډیر Sensitive matter دے او مولانا صاحب دوئ سره ډسکشنز هم په دې اوشو نو څه ټائم فریم ورته ورکړئ چې زه هغې کښې ورسره۔۔۔۔

جناب سپیکر: Agree کیږې ورسره؟

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: اؤ جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: سلیکټ کمیټۍ ته ئے اولیږئ۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: سلیکٹ کمیٹی۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: ټائم ورکړئ، شارټ۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: تا ئم پکښې و ر کړئ۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں ٹائم کیا ہے، آپ پاس کریں گے ابھی یا اس کو کس طرح، کس طرح آپ ٹائم دیں گے؟

مولانا مفتی فضل غفور: سلیکٹ کمیٹی۔

جناب سپیکر: آپ سلیکٹ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں اس کو؟

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: بھیج دیں۔

جناب سپیکر: اوکے پھر تو، پھر سارا اس کو، سلیکٹ کمیٹی کو۔

مفتی فضل غفور: ٹائم کا اس میں پھر پابندی۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: ٹائم سر، ٹائم پیریڈ۔

جناب سپیکر: اچھا ادھر ہے کہ نہیں پھر وہ جون کا بجٹ آجائے گا نا، پندرہ دن کے اندر اندر جو ہے نا آپ اس کو اور سلیکٹ کمیٹی کو یہ خود ہی Preside کریں گے نا۔ Fifteen days, within fifteen days, Okay.

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: ٹھیک ہے سر، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is referred to the Select Committee.

(Interruption)

جناب سپیکر: ایک منٹ جی۔ بس دا یو کوم نو بیا چانس د رکوم۔ (مداخلت) کمیټۍ ته لاړ دې کنه۔ دا کمیټۍ ته لاړو کنه، سلیکټ کمیټۍ ته هلته به بیا کوئ کنه جی۔ یو منټ۔ میں یہ ایجنڈا ختم کرلوں۔ آئٹم نمبر 11 منسٹر فار لاء پلیز۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): جناب سپیکر صاحب! پہ پوائنټ آف آرډر باندې خبره کوم۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، اس کے بعد۔

احتساب کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2016 کا پیش کیا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I on behalf of the honourable Chief Minister, lay the Annual Report of the Ehtisab Commission for the Year 2016, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جی، مفتی فضل غفور صاحب۔ اس کے بعد امجد صاحب! آپ۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکرصاحب۔ جناب سپیکر صاحب! دې سره Related یو ضروری خبره د ایوان په نوټس کښې او ستاسو په نوټس کښې او د دې حکومت په نوټس کښې راوستل غواړم۔ ملاکنډ ډویژن کښې چې څومره رجسټرډ دینی مدارس دی، هغوی ټولو ته د کمشنر ملاکنډ د طرفه یو چټهئ جاری شوې ده او په هغې کښې ئے ورته وئیلی دی چې باوجود د دې نه چې ستاسو دینی مدارس رجسټرډ دی خو آؤټ آف ډسټرکټس چې کوم سټوډنټس دی، راروان تعلیمی سال د پاره به تاسو هغوی ته ایډمشن نه ورکوئ، دا یو غیرقانونی اقدام دے، یو غیرآئینی اقدام دے او دا حق څوک د هیچا نه هم نشی اخستلې چې هغه یا عصری تعلیم حاصل نه کړی یا مذهبی تعلیم حاصل نه کړی یا په یو ملک کښې د دې د پاره د ضلعو حد بندی اوکړلې شی۔ زما په خیال باندې مونږه دا ډیر زیات Condemn کوؤ او جمیعت العلماء اسلام به د دې بهرپور مذمت کوی او زما د منسټر صاحب نه ګزارش دے چې په دې حواله باندې دوئ خپل چې کوم سټیټمنټ ورکړی۔

جناب سپیکر: جی کریم خان، کریم خان۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: ما وئیل تا سو لږ دوباره بیان اوکړئ، ما Pick نه کړه خبره۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بتاتا ہوں جی، یہ کہتا ہے کہ کمشنر صاحب نے آرڈر کیا ہے کہ جتنے بھی ملاکنڈ ڈویژن میں رجسٹرڈ مدارس ہیں وہ رجسٹرڈ ہیں لیکن جو آئندہ یہ اپنے ایڈمشنز کریں گے تو اس میں آؤٹ ڈسٹرکٹس کو موقع نہیں دیں گے، تو یہ کہتا ہے کہ یہ غیر قانونی ہے اور یہ آرڈر جو ہے نا کسی کو اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کے اوپر پابندی لگائے کہ آپ نے فلاں ڈسٹرکٹ سے، تو اس کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔ (مداخلت) جی جی، ہاں سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: دې سره Related خبره ده، بیا به تاسو په جمع جواب ورکړئ۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: بنه جی، بنه۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ چونکه دا خو اوس د دې د پاره به ظاهره خبره ده سلیکټ کمیټۍ ته لاړ، مونږ ئے Appreciate کوؤ هم خو ما وئیل چې زه اجلاس کښې هم، یو اجلاس کښې ناست ووم، دا د رجسټریشن په حواله باندې اور یہ بڑا عجیب مجھے لگا اگرچہ جتنے بھی ہمارے مدارس ہیں، صوبے کے جتنے مدارس ہیں، ان کی جو رجسٹریشن ہے وہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے، اب یہ عجیب سا لگ رہا ہے، یعنی جو مدرسہ ہے وہ ایک تعلیمی مرکز ہے، ایک تعلیمی مرکز ہے اور پھر دینی تعلیم کا بہت بڑا مرکز ہے، ہم سمجھتے ہیں کسی بھی مدرسے کو ہم اپنی دینی تعلیم کا ایک منبع سمجھتے ہیں، محور سمجھتے ہیں، مرکز سمجھتے ہیں، اب اس چیز کا تک نہیں بنتا کہ یہ مدارس کی جو رجسٹریشن ہے، وہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کرتی ہے تو یہ ذہن میں پھر بات آجاتی ہے کہ کیا یہ جس طرح پرائیویٹ سکولز ہیں یہ بالکل ایک پرائیویٹ سکولز ہیں، کمیونٹی ان کو Own کرتی ہے، کمیونٹی ان کو فنڈ کرتی ہے، کمیونٹی ان کو Sustained بھی رکھتی ہے، ان کو فنڈنگ بھی کرتے ہیں اور ان کو چلاتے بھی ہیں، Donations بھی کمیونٹی دیتی ہے، اب انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کی رجسٹریشن سے پتہ نہیں کیا تک بنتا ہے؟ تو اس کے حوالے سے بھی اگر منسٹر صاحب بتائیں تو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس میں، یہ جی کریم خان۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: یو خو جی دا وخت د سره دې ډیپارټمنټ کښې دا میکنزم د دې جوړ دے او بابک صاحب چې کومه خبره ده نو دا هم وزن لری خو زه وایم دې وخت سره دوئ سره پورا میکنزم شته د دې د هینډل کولو او که څه تکلیف وی نو مونږ به هغه Redress کړو۔

جناب سپیکر: هغه د مفتی صاحب هغه خبره ، جی ایک منٹ، ایک منٹ۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: او مولانا صاحب! تاسو مونږ ته فریش نوټس را کړئ چې مونږ د دې جواب در کړے شو۔

جناب سپیکر: اچھا یہ اصل میں، چلو جی عنایت خان پلیز۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: یہ جو نوٹس آیا ہے، میں ان کے ساتھ بالکل اتفاق رکھتا ہوں اور میں چیف سیکرٹری صاحب سے بھی اس پر بات کروں گا۔ پھر دوسرے والے، بابک صاحب کے نکتے پر بھی آتا ہوں، کہ جو ملاکنڈ ڈویژن کے کمشنر نے یہ آرڈر ڈپٹی کمشنرز کو دیا ہے کہ آپ جو مدارس ہیں، مدارس کے اندر صرف اس ضلع کے طالبعلم ہوں گے اور مدارس کے اندر صرف اس ضلع کے ٹیچرز ہوں گے، باہر کے ٹیچرز نہیں آئیں گے، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ Discrimination ہے Religious مدارس کے ساتھ، میں خود پر اونشل لیول پر بھی یہ بات Take up کروں گا اور انہوں نے جو بات اٹھائی، یہ بالکل درست ہے، اسی قسم کا ایک آرڈر چلا گیا ہے اور میں چیف منسٹر سے بھی یہ بات اٹھاؤں گا اور دوسری بات یہ ہے کہ جو بابک صاحب نے سوال کیا ہے، یہ میں نے کیبنٹ کے اندر یہ مسئلہ اٹھایا تھا اور میرا خیال تھا کہ یہ انڈسٹریز سے یا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں شفٹ ہونا چاہیئے یا ایجوکیشن کے اندر شفٹ ہونا چاہیئے اور اس کی پھر کمیٹی بنی میری سربراہی میں، کمیٹی بنی اور میں نے جو Different Boards ہیں Religious Boards ہیں، ان کے لوگوں سے Consultation کی، ایک میٹنگ اس میں کی، اس میں دو تین باتیں سامنے آگئیں، ایک یہ کہ اگر یہ ایجوکیشن میں چلا جائے گا تو At the moment private sector کے اندر ایجوکیشن جو ہے اس کو سوشل سیکٹر

ڈکلیئر نہیں کیا گیا ہے، وہ اس کو کمرشل ڈکلیئر کیا گیا ہے اور مدارس والوں کو یہ خدشہ تھا کہ یہ اگر ایجوکیشن کے اندر چلا جائے گا تو یہ انہی ٹیکسز کے زد میں آئیں گے کہ جن ٹیکسز کی زد میں وہ آرہے ہیں، پرائیویٹ سیکٹر کے تعلیمی ادارے آرہے ہیں، ظاہر ہے یہ تو Charity ادارے ہیں، جو مدارس ہیں، وہ Basically charity ادارے ہیں وہ Profit earning ادارے نہیں ہیں، ایک بات یہ ہوئی، دوسری پھر یہ کہ یہ انڈسٹریز کے پاس کیوں ہیں اور سوشل ویلفیئر کے پاس کیوں نہیں ہیں؟ تو اس پر بھی بہت سے Divided تھے علماء لیکن Consensus اس پہ بنی کہ اس وقت انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ نے مدارس کی رجسٹریشن کیلئے ایک نظام Comprehensive system وضع کیا ہوا ہے اور اس سسٹم کے اندر آسانیاں ہیں لوگوں کیلئے، اسلئے اس وقت یہ ایک Consensus بنی تھی کہ یہ انڈسٹریز کے اندر ہی رہنے دیئے جائیں لیکن ساتھ ہی ہم نے انڈسٹریز سے یہ بات کی تھی اور میں کریم خان صاحب کی توجہ چاہوں گا، اس Recommendation کے اندر یہ بات ہم نے انڈسٹریز سے کی تھی کہ آپ مدارس کیلئے کوئی One window facility provide کریں کیونکہ اس وقت سیچویشن یہ ہے کہ جب یہ وہاں رجسٹریشن کیلئے آتے ہیں تو ان کو کبھی ڈپٹی کمشنر کے پاس بھیجا جاتا ہے، کبھی ڈی پی او کے پاس بھیجا جاتا ہے، کبھی کسی اور ایجنسی کے پاس، تو عملاً انہوں نے ایک نئے مدرسے کی رجسٹریشن کو جو ہے وہ تھوڑا Difficult بنا دیا ہے تو وہ بات میری چیف منسٹر صاحب سے بھی ہوئی تھی اور ان کے ساتھ بھی ہوئی تھی کہ آپ اس سسٹم کو Facilitate کریں، آسان بنائیں تاکہ مدارس آسانی سے رجسٹرڈ ہوں تو یہ وہ Conclusion ہے کہ کیبنٹ کمیٹی کے اندر میری سربراہی میں بنی تھی، اس میں ہم اس نتیجے میں پہنچے تھے لیکن بہرحال اگر اس کو Thoroughly examine کیا جائے، آپ اس کو کسی کمیٹی کے اندر بھیجتے ہیں کہ اس میں Examine کرے اور تمام Stake holders اس میں Basically وہ Religious Boards ہیں، دینی مدارس کے وہ بورڈز ہیں، پاکستان کے اندر پانچ بورڈز رجسٹرڈ ہیں اور پانچ مدارس ہیں جو Degree awarding اس کی سٹیٹس ہے، میرے خیال میں بنیادی Stake holders وہی ہیں تو ان کے سننے کے بغیر کوئی ایسا Decision نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: امجد آفریدی پلیز، امجد آفریدی، اچھا ایک منٹ، یہ حبیب الرحمان صاحب اس پہ بات کرلے گا، اس کے بعد۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب امجد خان آفریدی: سپیکر صاحب! ما تہ لبز ٹائم را کړہ۔

جناب سپیکر: جی جی، اچھا جی، ٹھیک ہے امجد آفریدی صاحب! سوری، ابھی آپ کا ایشو تھوڑا اس سے علیحدہ ہے تو یہ حبیب الرحمان صاحب کیونکہ اس سے Related ہے، مولانا صاحب! اس کے بعد آپ بات کرلیں گے، حبیب الرحمان کے بعد۔

قائد حزب اختلاف: جی میں اسی کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے، لطف الرحمان صاحب بات کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد آپ بات کرلیں گے۔ لطف الرحمان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر! مفتی فضل غفور صاحب نے بات کی، عنایت اللہ خان صاحب نے اس حوالے سے جواب دیا لیکن میں صرف ایک نکتے پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو بات سامنے آئی ہے کہ کسی بھی ڈسٹرکٹ میں کسی اور ڈسٹرکٹ کے سٹوڈنٹ کو ایڈمیشن نہیں دیا جائے گا اور یہ لوکل جو ہماری ایڈمنسٹریشن ہے، وہ اس پر پابندی لگانا چاہتی ہے، تو کسی بھی صورت میں یہ بنیادی حق کوئی نہیں چھین سکتا۔ مجھے صرف گورنمنٹ یہ بتادے کہ جو یکساں نظام تعلیم کے حوالے یہ جو تسلسل کے ساتھ یہ پیٹتے رہے ہیں اور آج تک نہ کسی ممبر کو سمجھ میں بات آئی کہ یکساں نظام تعلیم کا مطلب کیا ہے اور نہ ہی عملاً کوئی یہ ثابت کرسکا کہ ہم یکساں نظام تعلیم کی طرف گئے اور جہاں پر ان کو چاہیئے کہ اپنی پالیسی کے مطابق دوسروں کے ساتھ اس حوالے سے ایک ہی طریقے سے Treat کیا جائے تو وہاں اگر اس طرح کے حالات سامنے ہوں اور نیت اس کے پیچھے یہ ہو، ایڈمنسٹریشن اس پہ یہ بات کرے کہ ایک ڈسٹرکٹ میں دوسرے ڈسٹرکٹ کے سٹوڈنٹ نہیں آسکتے، پھر تمام تعلیمی اداروں پر پابندی ہوگی کہ باہر سے کوئی سٹوڈنٹ نہیں آئے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ ایک مخصوص ان کے ساتھ اپنا ایک

رویہ رکھیں کہ وہ ایک ڈسٹرکٹ سے دوسرے ڈسٹرکٹ میں کوئی سٹوڈنٹ اس میں نہیں جاسکتا، تو نہ تو یہ کوئی حق پہنچتا ہے، نہ ہی کوئی ایڈمنسٹریشن اس پہ اس طرح کے کوئی بہت سارے مسائل ہیں اس پر تو کوئی عملداری ہو نہیں سکتی لیکن یہاں پہ ان کو یہ یاد آجاتا ہے کہ مدارس ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک غلط میسج ہوتا ہے کہ ہم دنیا کو کیا میسج دینا چاہتے ہیں کہ مدارس کے حوالے سے ایسی کونسی خاص بات ہے کہ جس کی وجہ سے ہم یہ اقدامات اٹھانے پہ مجبور ہوئے ہیں؟ تو یہ سراسر زیادتی ہوگی اور یہ غلط ہوگا، ہم کسی صورت میں اس حوالے سے قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں اور نہ ہی حکومت کے اس رویے کو قبول کرنے کو تیار ہیں کہ وہ دنیا کو کوئی اس طرح کا میسج دینا چاہے کہ مخصوص حالات ہیں یا کوئی خاص وجہ ہے کہ جس کی وجہ سے ہم یہ کررہے ہیں، تو ہم کیوں اپنے اس کو ایک غلط میسج ایک غلط طریقے سے ہم دنیا کو کیوں یہ میسج دینا چاہتے ہیں؟ مجھے آج تک یہ سمجھ میں نہیں آیا، نہ پالیسی حکومت کی سمجھ میں آرہی ہے، نہ یکساں نظام تعلیم کے حوالے سے کوئی صحیح سمجھ میں آرہی ہے بات کہ اس کا مقصد کیا تھا؟ اور آج تک وہ جو ایمرجنسی کا نفاذ تھا، اس کی بھی آج تک کوئی سمجھ نہیں آئی تو یہ ایک بات سمجھ میں آتی ہے کہ جب مدارس کی بات آتی ہے تو اس کے ساتھ ایک مخصوص رویہ رکھا جاتا ہے، یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے اور یہ کسی بھی صورت میں قبول کرنے کو ہم تیار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! پلیز، حبیب الرحمان صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! یو ہ خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان! حبیب الرحمان صاحب! جی۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر برائے مذہبی امور): شکریہ جناب سپیکر! یہاں تک سردار حسین بابک نے کہا یہ پرانے زمانے سے یہ رجسٹریشن کا کام انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے حوالہ ہے، یہ اس کی حکومت میں بھی تھا اور اس سے پچھلے، یعنی ایم ایم اے کی حکومت میں بھی تھا، اس سے پہلے کی حکومت، یہ وہ صرف رجسٹریشن کا ایک ڈھانچہ ان کے پاس یعنی جو طریقہ کار ہے، وہ بالکل صحیح ہے As a Minister of Auqaf اگرچہ لوگوں نے کہا کہ یہ ایجوکیشن کے حوالے کیا جائے، اگر میں کہوں کہ میں آج کل منسٹر ہوں لیکن صحیح طریقہ یہ ہے کہ جو انڈسٹریز

ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے لیکن مشکلات اس میں پیدا ہو گئیں اور موجودہ Scenario میں مرکزی حکومت نے نیشنل ایکشن پلان کے تحت یہ Provincial Mater ہے، یہ سوسائٹی ایکٹ کے ذریعے یہ ہم نے قانون میں ترمیم نہیں کی ہے اور رجسٹریشن کا طریقہ Smoothly چل رہا تھا لیکن اچانک جو حالات پیدا ہوئے، مرکزی حکومت نے اشارات ایسے دیئے کہ ڈپٹی کمشنر وغیرہ نے مشکلات اس میں پیدا کیں یعنی انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ، ہوم ڈیپارٹمنٹ یہ اس کے حصے ہیں تو مفتی جانان نے یہ نکتہ اٹھایا، لوگوں کو کافی مشکلات ہیں، ابھی رجسٹریشن میں، پہلے کی طرح اب آسانی سے رجسٹریشن نہیں ہوتی تھیں تو یہ موؤر رہے اور میں اس کمیٹی کا چیئرمین ہوں، سردار حسین بابک، شوکت، انیسہ زیب طاہر خیلی اور محمد علی شاہ باچا ہمارے سات، آٹھ بندوں کی ایک سپیشل کمیٹی ہے۔ اس نے بہت سارا کام کیا ہے، ہم نے اس میں قانون سازی کی ہے اور جو پانچ بورڈز ہیں، پانچ مکاتب فکر کے علماء کرام ہیں، وہ سب ہم سے Agree ہوئے ہیں۔ مرکزی حکومت نے جو Proforma ہمیں دیا تھا تو وہ سارے اس کے ساتھ Agree ہیں اور ہم نے بل کی شکل میں یہ اسمبلی سے پاس کیا ہے، یعنی موؤر خود مفتی جانان صاحب اس سے مطمئن تھے کہ یہ طریقہ ٹھیک ہے اور پانچوں بورڈوں کے سربراہان کو ہم نے بلایا، ساروں نے کہا کہ بالکل مرکزی حکومت نے جو Proforma تیار کیا ہے، ہم اس کے مطابق عمل کریں گے اور ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس میں آڈٹ کا مسئلہ ہے، اس میں رجسٹریشن کا مسئلہ ہے تو اس سے کافی مشکلات کم ہوں گی۔ یہ امنڈمنٹ ہم نے بل کی شکل میں ہوم ڈیپارمنٹ کو، لاء کو اور انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کو ہم نے ٹاسک دیا تھا، وہ فیصلہ انہوں نے کیا ہے اور ان شاءاللہ آئندہ کیلئے یعنی رجسٹریشن میں مشکلات نہیں ہوں گی اور وہ اسمبلی کو آگیا ہے وہ سوسائٹی ایکٹ میں، یہ سوسائٹی ایکٹ میں رجسٹریشن کا معاملہ ہے یعنی سوسائٹی ایکٹ میں رجسٹریشن آف مدارس بھی ہیں اور باقی سوسائٹیوں کی رجسٹریشن بھی اس میں شامل ہے، تو یہ مسئلہ ابھی تک حل ہوا ہے ان شاءاللہ تعالیٰ۔

<u>جناب سپیکر</u>: امجد صاحب پلیز، امجد آفریدی۔

وزیر برائے مذہبی امور: اور ابھی جو، ڈپٹی کمشنروں نے کہا ہے، اس میں یہ ایشو ہمارے سامنے نہیں آیا تھا، اس پہ ہم نے ڈسکس بھی نہیں کیا ہے اور میں بھی As a Minister of Auqaf میں اس کو برا کہتا ہوں، یہ اچھا کام نہیں ہے کہ ڈپٹی کمشنر سارے مدرسوں کیلئے، کالجوں کیلئے ضلعے کی شرط نہیں ہے تو دینی مدارس کیلئے کیوں ضلعے کی شرط ہے؟

Mr. Speaker: Okay.

جناب امجد خان آفریدی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، امجد صاحب! امجد صاحب پلیز۔

جناب امجد خان آفریدی: تهینک یو سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! د گیس رائلٹی فنډز کوهاټ کرک هنگو تاسو رولنگ ورکړے وو، یو پینځه میاشتې مخکښې چې لسو ورځو کښې دا فنډز ریلیز شی وزیر خزانه صاحب ته او سیکرټری خزانه صاحب ته اود ستاسو د غه چیئر رولنگ که څه حیثیت نه جوړیږی نو زمونږ غوندې ایم پی ایز به په ایوان کښې د خبرو څه حیثیت وی؟ جی دا ډیره د بې عزتئ خبره ده جی، د دغې ایوان د عزت خبره ده جی چې په پینځو میاشتو کښې د صوابئ د کوهاټ د کرک د هنگو د تیر کال گیس رائلٹی فنډ هم نه ریلیز کیږی، د دغه کال هم نه دی ریلیز شوی او اوس جون راروان دے جی، جون کښې به ئے دریم کال شی نو دریو کالو کښې چې فنډ نه راکوئ، اخر مونږ سره تاسو کوئ څه؟ د دغې اسمبلئ څه حاجت شته دے چې تاسو دا اجلاسونه راغوړئ، څه ضرورت بیا چې سپیکر صاحب! خپل رولنگ باندې عمل درآمد نه شئ کولے تاسو، آخر مونږ به چرته ځو، چاته به وایو؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: دیکښې چې دے نو مونږ ته څه لیټر راغلے دے، زه به ریکارډ اوگورمه او زه به چیک کړم، زه به بیا هغې نه پس اسمبلئ ته باقاعده د هغې هغه درکړم تاسو ته به زه پوره۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب قربان علی خان: سر پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! ما ته یو دوه منټه را کړه جی۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب!

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، محمد علی شاہ باچا، جی جی، بیٹنی صاحب! میرے خیال میں، محمد علی شاہ باچا، محمد علی شاہ باچا اس کے بعد بیٹنی صاحب آپ، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! د دې، (مداخلت) نلوٹھا صاحب! ایک منٹ، سپیکر صاحب! د دې تقریباً تاسو چې کله رولنګ ورکړے وو، د هغې دا شپږمه میاشت ده جناب سپیکر صاحب! او یوائې د کوهاټ او د دغه خبره نه وه، دیکښې د نیټ هائیډل خبره هم ده، د ټوبیکو سیس خبره هم ده، د ګیس رائلټی خبره هم پکښې، داټول رائلټی چې کوم ډسټرکټ کښې کوم کوم جنریشن کیږی، د هغې خبره وه او تاسو دا خبره کړې وه چې With in fifteen days به دیکښې ریلیز کیږی او د هغې دا اوومه میاشت که اتمه میاشت ده جی او ډیره انتهائی د افسوس خبره ده، اوس دا بل بجټ راروان دے او دوه کاله مخکښې چې کوم دے د هغې ریلیزز هم لا نه دی شوی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی فنانس، فنانس منسٹر بیٹھا ہے، میں فنانس منسٹر سے پوچھتا ہوں، تھوڑا ایک منٹ، یہ ایشو تھوڑا Properly address کرلے۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ جو امجد آفریدی صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، یہ ایک لحاظ سے باچا صاحب بھی یہی بات کر رہے ہیں، صوابی سے بھی یہی بات ہو رہی ہے، کرک اور وہاں کے اضلاع کی بھی یہی Stance اور یہی مطالبہ ہے، اصولی طور پر میں ان سے Agree کرتا ہوں، ان کی بات ٹھیک ہے، اس میں وزن ہے اور میرے خیال میں ایک ہفتے کے اندر اندر اگر اس میں فنانس

ڈیپارٹمنٹ کے پارٹ پہ ہو یا کسی اور ڈیپارٹمنٹ کے پارٹ پہ جتنی Deficiency ہے، میں کلیئر فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں کہ وہ Ensure کرے اور ایک ہفتے کے اندر اندر یہ مسئلہ حل کرے، ان شاءاللہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، 'نیکسٹ' بیٹنی صاحب، بیٹنی صاحب، پلیز۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا آپ نے اور بات کی؟

جناب امجد خان آفریدی: آپ مہربانی کر کے اس کو تیس دن کا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کہا کہ یہ Subjudice ہے، Subjudice ہے یہ ایشو؟

جناب امجد خان آفریدی: نہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کہا ہے Subjudice ہے۔

جناب امجد خان آفریدی: وہ تو تقسیم میں گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جو بھی ہے، جب Subjudice ہو جاتا ہے تو پھر ہم نہیں ڈسکس کر سکتے۔

جناب امجد خان آفریدی: تقسیم، ایم این اے کے، ایم این اے کو فنڈز دیئے ہیں وہ تقسیم پہ یہ رائلٹی ریلیز ہے جی، رائلٹی ریلیز الگ ہے جی، وہ الگ ہے۔

جناب سپیکر: دیکھو! آپ ترتیب سے بولیں تاکہ میں اس کو ڈسپلن سے چلاؤں نا۔ اچھا یہ بیٹنی صاحب بات کر لیں گے۔ جی بیٹنی صاحب پلیز۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب! دغه د رولنګ حوالې سره تاسو ته خبره کوؤ۔ تاسو دلته رولنګ ورکړے وو فنانس منسټر ته په دغه فنډ حوالې سره چې تاسو پورا هاؤس ته به دې بريفنګ ورکړئ، هغه دوئ د ردی ټوکرئ ته واچولو، ورسره ورسره سپيکر صاحب! Release of funds مسئله وه، دوئ وئيل چې زه به پورا هاؤس ته بريفنګ ورکوم، تاسو رولنګ ورکړے وو، دوئ Release خالی حکومت والؤ ته وکړلو، اوس بيا هم جون راروان دے، مونږ فنانس منسټر صاحب ته دا

ریکویسټ کوؤ، مونږ زبردستی ریکویسټ ورته کوؤ چې کوم رولنګ تاسو ورکړے دے، بریفنګ خو ئے اونکړو چې اوس دا کوم Release کیږی، دغه شانتې په سی اینډ ډبلیو کښې دی، په پبلک هیلتھ کښې دی، منسټر صاحب کم از کم دغه چرته عزت خو د اوساتی چې کوم رولنګ تاسو ورکړے وو، بریفنګ خو ئے دلته ردی ټوکرئ ته واچولو، خالی دا فنانس کښې پیسې حکومت د پاره دی، وفاق د پاره چې جګړه وی اپوزیشن تیار ولاړ وی، اپوزیشن تاسو سره ملګرتیا کوی او چې کله خپله برخه راشی، خالی تاسو حکومت ئے خپله سره ویشئ، مهربانی اوکړه سپیکر صاحب! مونږ دا ریکویسټ کوؤ چې کم ازکم دا چې اپوزیشن کوم ممبران دی، په دغه حلقو کښې هم کارونه شروع دی، روډونه شروع دی چې تاسو که زیات ورکوئ، څه حصه خو دوئ ته ورکوئ، ټولې خو د خپل ځان ته نه ایږدی سپیکر صاحب! دا تاسو رولنګ ورکړے وو، دا رولنګ د دوئ Implement کړی۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! اس کے بعد فنانس منسٹر، نلوٹھا صاحب پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں بیٹنی صاحب کی بات کی پرزور حمایت کرتا ہوں اور آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ ان شاءاللہ آپ اپنی رولنگ دیں گے اور جو اپوزیشن کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ان شاء اللہ آپ اس کے اوپر ہمارا اس کا ازالہ کروائیں گے، میں جو بات آج ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں سپیکر صاحب جس کیلئے میں نے آپ سے اجازت مانگی ہے کہ موجودہ حکومت نے تعلیمی ایمرجنسی کا نعرہ لگایا تھا اور صوبہ بھر سے انرولمنٹ کی بھی ایک مہم چلی ہے، ابھی جو پچھلے دنوں صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے، کوئی سرکاری سکول جن میں پچاس سے کم تعداد ہے ان سکولوں کو بند کیا جارہا ہے، دسمبر میں وہ نوٹیفیکیشن جاری ہوا تھا کہ فی الحال ان کو روکا جائے لیکن میں اپنے جو میرے ضلع کے اندر ہو رہا ہے، دوبارہ سے وہ سکول بند کئے جار ہے ہیں اور اس میں بڑا مسئلہ سپیکر صاحب! یہ ہے کہ ابھی تو جو سکول بن رہے ہیں، نئے سکول پہلے ان کیلئے انتقالات یا اس کیلئے وہ سٹامپ وغیرہ ہوتا ہے تب سکول کی بلڈنگ پر کام شروع کیا جاتا ہے، جو سکول بند ہوئے ہیں سپیکر صاحب! ان میں چار سکول میرے حلقے میں ایسے ہیں جن کا کوئی انتقال وغیرہ نہیں ہے اگر وہ سکول بند

ہو گئے تو جن لوگوں کی زمین ہے وہ ان سکولوں کے اوپر قبضہ کر لیں گے اور دوبارہ محکمے کو وہ سکول نہیں مل سکیں گے اسلئے ایک تو تعلیم عام کرنے کی بات ہوئی تھی اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ موجودہ حکومت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نلوٹھا صاحب آپ ایک کام کریں کیونکہ آپ اس کی ایک نوٹس بھی ہمیں دے دیں اور اس کی ڈیٹیل بھی دے دیں تاکہ ہم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لیں کہ اس نے اس میں کدھر کدھر مسئلہ ہے جی، سردار حسین صاحب اس حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں، ایک منٹ، ایک منٹ جی، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ڈیپارٹمنٹ ادھر موجود ہے، تفصیل آپ ڈیپارٹمنٹ سے منگوائیں سپیکر صاحب! دیکھیں، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بتا دیں کہ کون کونسے سکول کے بارے میں بات۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! اس طرح ہے کہ حکومت نے کہا تھا کہ ہم یکساں نظام تعلیم لائیں گے اور سپیکر صاحب! اگر سرکاری سکولوں سے کسی بورڈ میں بھی کسی ضلعے کے اندر کسی بچے یا بچی نے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے تو ہم یہ سمجھیں گے کہ تعلیم عام ہو گئی ہے اور تعلیم کا فائدہ غریبوں کو پہنچا ہے، بورڈ میں پوزیشن آتی ہے تو قائداعظم پبلک سکول کی آتی ہے اور پائن ہلز سکول کی آتی ہے، تو یہ کیا فائدہ ہوا ہے، غریبوں کو کیا فائدہ ہوا ہے، یکساں نظام تعلیم لانے کا اور تعلیم کو عام کرنے کا؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نلوٹھا صاحب! اس طرح ہے کہ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب میری یہ گزارش ہے حکومت سے کہ یہ فیصلہ واپس لیا جائے، سکول آپ بند کریں گے دیہاتوں میں پانچ، چھ چھ، آٹھ آٹھ کلو میٹر بچوں اور بچیوں کو دور جانا۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، نلوٹھا صاحب! آپ تو اسمبلی میں رہے ہیں، آپ باقاعدہ نوٹس دے دیں تاکہ Specific response آپ کو آجائے تو آپ بیشک، وہ بہتر رہے گا۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، میں بس، جی بہت کافی لوگ ہیں، میں چاہتا ہوں کہ یہ جو ضیاء الرحمان صاحب ہیں اس نے ایک ایشو اٹھایا ہوا ہے اور Genuine ہے سکی کناری کا، آپ بات کرلیں اس کے بعد (مداخلت)
جی جی، جی ضیاء الرحمان صاحب، (مداخلت) آپ بیٹھ جائیں، دوسروں کو بھی موقع دینا ہے نا پلیز، آپ اس کو، جی ضیاء الرحمان صاحب۔

میاں ضیاء الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں بہت شکر گزار ہوں جناب سپیکر صاحب! سکی کناری ڈیم جی جو کہ کاغان میں بننا ہے اور سی پیک کا حصہ ہے اور 870 میگاواٹ کا اس کی پیداواری صلاحیت ہوگی، ایک بہت بڑا منصوبہ ہے۔ سپیکر صاحب! اس حوالے سے پہلے میں نے اپنی ایک قرارداد نمبر بھی جس کا نمبر 938 ہے، پیش کی ہوئی ہے لیکن ابھی تک ایجنڈے پہ نہیں آئی ہے اور یہ لوگ اپنے حقوق کیلئے احتجاج کر رہے ہیں جو متاثرین ہیں سکی کناری ڈیم کے اور آج بھی جناب سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کاغان کے مقام پر یہ لوگ اپنے حقوق کیلئے احتجاج کر رہے ہیں، یہ آج بھی، تو اس حوالے سے میری آج یہاں پہ بات کرنا انتہائی ضروری ہے، اس سے پہلے آپ کو پتہ ہے کہ بہت سارے ڈیم بنے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر جی، مختصر بات کریں تاکہ نماز کا ٹائم ہے اور۔۔۔۔

میاں ضیاء الرحمان: جی میں مختصر، میں دو منٹ میں ان شاء اللہ کروں گا جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

میاں ضیاء الرحمان: تو ان ڈیموں پہ جو لوگ ہیں، بہت عرصہ انہوں نے احتجاج کیا اور ان کو اپنے حقوق ملے ہیں تو یہاں پر بھی جناب سپیکر صاحب! لوگوں کے بہت سارے معلاملات ہیں، Compensation کے معاملات ہیں، زمین کی Compensation اور اسی طرح پھلدار درختوں کی Compensation کا مسئلہ ہے اور مکانات کی جو Compensation ہے تو اس کے سلسلے میں ان کے ساتھ جو یقین دہانیاں کی گئی ہیں، کسی پر سپیکر صاحب! عمل درآمد نہیں کیا گیا اور اسی طرح رائلٹی کا مسئلہ ہے، مقامی لوگوں کی ملازمتوں کا مسئلہ ہے تو ان

چیزوں کیلئے لوگ احتجاج کر رہے ہیں، میں آپ سے، آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان سے سفارش کرتا ہوں جی کہ میری جو قرار داد ہے، وہ بھی جلد ایجنڈے پہ لے کر آئیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, okay next Insha Allah-----

میاں ضیاءالرحمان: اور اس کے علاوہ مزید بھی اس میں جو کچھ ہو سکتا ہو کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب، سردار ادریس، سردار ادریس، اس کے بعد سردار ادریس صاحب۔۔۔۔

میاں ضیاءالرحمان: چونکہ لوگوں کی بہت حق تلفی ہوئی ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ بیٹھ جائیں، بس آپ کی بات ہو گئی سردار ادریس، میڈم! آپ پلیز میں سردار ادریس صاحب، سردار ادریس صاحب، پلیز جی جی۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ مجھے آپ نے ادھر دیکھا۔ جناب سپیکر! گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے ابھی حال ہی میں آرڈرز ایشو کئے ہیں کہ جو عمارتیں نقشے کے مطابق نہیں بنی ہیں، خواہ وہ دس سال ہو گئے، بیس سال ہو گئے ہیں یا جن کے نقشے پہلے کے Approved ہوئے تھے ان کے بھی، جن کی دو منزل سے زیادہ ہے، ان سب کو گرا دیا جائے گا۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلی دفعہ جو Anti encroachment مہم جو وہاں پہ چلی تھی تو وہاں پہ تمام عمارتوں کو جو راستے میں آتی تھیں لوگوں نے وہاں پہ اپنی خود ہی گرائی تھیں اور جس سے پورے علاقے کے اندر خوبصورتی آئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ Tourists اب اس طرف مائل ہوئے ہیں لیکن اگر یہ جو ہوٹل ہیں جس طرح چھانگا گلی میں 'دی گرینڈ' ہوٹل ہے جو دوسرے ہوٹلز ہیں 'ایلیٹ' ہوٹل ہے جو دوسرے ہیں، اگر ان عمارتوں کو، سب کو آپ بند کر دیں گے صرف دو منزلہ چھوڑیں گے تو وہاں پہ ساری Destruction ہو جائے گی اور وہاں پہ ایک ڈھیر ہو جائے گا ایک ہر طرف Destruction ہو گی۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس پہ میں قرار داد بھی لاؤں گا اور کم از کم میں سمجھتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک نوٹس دے دیں تاکہ ہم اس کو 'پراپرلی' پوچھ لیں۔جی قربان خان، پلیز قربان خان! آپ اس کا ایک نوٹس دے دیں، بس اس کے بعد، قربان خان کے بعد دو منٹ میں آپ کو دیتا ہوں، قربان خان! اگر آپ مناسب سمجھیں تو حاضری دیکھ کے، اگر کوئی ایسا ایشو ہے تو Next day کر لیں یا ابھی جلدی کر دیں۔

جناب قربان علی خان: یہاں تو منسٹر صاحبان بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کل، میں آپ کو موقع دوں گا جی۔

جناب قربان علی خان: تھینک یو، تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جی میڈم پلیز، میڈم آپ کی بات مجھے پتہ ہے، جو آپ بات کرنا چاہتی ہیں اس کے بارے میں۔ چونکہ منسٹر صاحب Concerned نہیں ہیں تو اس کو Next day پہ رکھتے ہیں The sitting is adjourned till 10th May, 2017.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 10 مئی 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)